روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۰/۷۵	منگل ۱۴ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ، ۱۰ شہادت ۱۳۶۹ہش، ۱۰ اپریل ۱۹۹۰ء	نمبر ۸۲

ایک پرتگالی احمدی

"ایک جو خالص پرتگالی نسل کے تھے وہ دیکھنے میں بالکل سادہ اور یہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ وہ جذباتی ہوں گے۔ لیکن ان کی شخصیت کے اندر چھپے ہوئے بعض ایسے خواص تھے جو رفتہ رفتہ ظاہر ہونے شروع ہوئے۔ بہت کم گو اور اپنے جذبات کو ظاہر نہ کرنے والا مزاج تھا۔ لیکن جب اُن سے رخصت ہو کر ہم سپین پہنچے تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہاں بھی وہ استقبال کے لئے کھڑے تھے"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ — الفضل ۵ اپریل ۱۹۹۰ء صٓ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہے۔ میری دانست میں یہی پہلو حقوق العباد کا ہے جو حقوق اللہ کے پہلو کو تقویت دیتا ہے۔ جو شخص نوع انسان کے ساتھ اخلاق سے پیش آتا ہے خدا تعالیٰ اس کے ایمان کو ضائع نہیں کرتا۔ جب انسان خدا تعالیٰ کی رضا کے لیے ایک کام کرتا ہے اور اپنے ضعیف بھائی کی ہمدردی کرتا ہے تو اس اخلاص سے اس کا ایمان قوی ہو جاتا ہے مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ نمائش اور نمود کے لیے جو اخلاق برتے جائیں وہ اخلاق خدا تعالیٰ کے لیے نہیں ہوتے اور ان میں اخلاص کے نہ ہونے کی وجہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اس طرح پر تو بہت سے لوگ سرائیں وغیرہ بنا دیتے ہیں۔ ان کی اصل غرض شہرت ہوتی ہے۔ اور اگر انسان خدا تعالیٰ کے لیے کوئی فعل کرے تو خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اُسے ضائع نہیں کرتا اور اس کا بدلہ دیتا ہے"

(ملفوظات جلد ۷، صفحہ ۲۸۱)

رمضان میں بچوں کو روزہ کی تلقین کے ساتھ روزہ کے لوازمات کی طرف بھی توجہ دلائیں

سیدنا حضرت امام جماعت (الرابع) کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ اپریل ۱۹۸۸ء کا خلاصہ

حضور نے فرمایا

میں نے جائزہ لیا ہے کہ صرف سحری کھا کر روزہ رکھ لینے کی طرف تو توجہ ہے۔ لیکن تہجد اور نفلوں وغیرہ کی طرف کوئی توجہ نہیں حالانکہ رمضان المبارک اور تہجد کا آپس میں بڑا گہرا تعلق ہے۔ تہجد تو انسان کو مقامِ محمود تک لے جاتی ہے اس لئے جو روزے تہجد سے خالی ہیں وہ ادھورے اور بے معنی روزے ہیں۔ لہٰذا بچوں کو خصوصیت سے تہجد کی تلقین کریں۔ خواہ گیارہ رکعات کی بجائے تھوڑی پڑھیں مگر پڑھیں ضرور۔

حضور نے فرمایا کہ نماز تراویح دراصل تہجد کا بدل ہے اور ایسے لوگ جن کے لئے کسی وجہ سے تہجد کے وقت اٹھ کر نوافل کی ادائیگی مشکل ہو۔ ان کی سہولت کی غرض سے تراویح کا سلسلہ قائم کیا گیا ہے۔ یہ خیال درست نہیں کہ تراویح میں لازماً ایک پارے کی تلاوت مکمل ہو قرآن صرف کہتا ہے جتنا میسّر ہو تلاوت کرو (نافل) حضور نے قرآن مجید کی زیادہ سے زیادہ سورتوں کے حفظ کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا کہ اس سلسلہ میں رمضان المبارک سے خصوصیت سے استفادہ کرنا چاہیئے۔ میں نے جو جائزہ لیا ہے اس کے مطابق پاکستان سے باہر رہنے والے بچوں کو بہت تھوڑی سورتیں یاد ہیں۔ بہت کو سورۃ اخلاص کے سوا کچھ یاد نہیں۔ یہ اچھی بات نہیں ہے۔ احمدیوں کو زیادہ سے زیادہ قرآن حفظ کرنا چاہیئے۔ اتنی کوشش تو ضرور کرنی چاہیئے کہ کم از کم ایک پارے کے برابر مختلف سورتیں یاد ہوں۔ بچوں کو کم از کم اتنی مختلف سورتیں تو ضرور یاد کروائیں کہ وہ نماز میں مختلف سورتیں بدل بدل کر پڑھ سکیں۔ کیونکہ تنوع سے ذہن بیدار رہتا ہے جس کے لئے گھروں میں بھی خود انتظام کریں اور جماعتی انتظام کے تحت چھوٹے چھوٹے مراکز بھی ہونے چاہئیں۔ قرآن کریم یاد کرواتے وقت صحیح تلفظ کی طرف خاص توجہ دیں تلفظ میں بہت کمزوری دیکھنے میں آئی ہے حالانکہ قرآن کریم میں تلفظ کی بڑی احتیاط لازم ہے کیونکہ عربی زبان میں زیر زبر کے بدلنے یا حرف کے لمبا چھوٹا ہونے سے معنی بالکل بدل جاتے ہیں۔ حضور

باقی صٹ کالم ۳ پر

درخواست دعا

○ محترمہ شکیلہ مبارک صاحبہ اہلیہ مرزا مبارک احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ایک طویل عرصہ سے جلد کی بیماری کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔

○ مکرم منشی غلام محمد بھٹی صاحب امیر ضلع لیہ کے بائیں بازو پر ایک حادثہ میں چوٹ آئی تھی جس کی وجہ سے انہیں بہت تکلیف ہے۔

○ مکرم صدر الدین صاحب کھوکھر کراچی کی آنکھ کا اپریشن ہونے والا ہے۔

○ مکرم عبد العزیز صاحب شاد آف کوٹلہ درکاں۔ گوجرانوالہ خرابیٔ معدہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ نصیر الدین صاحب دار النصر غربی ربوہ کا بائیں بازو کی ہڈی کا اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم قاضی مظفر احمد صاحب شاہ تاج شوگر ملز کی بیٹی سحرش پیدائشی طور پر معذور ہے اس کے پاؤں سیدھے کرنے کے لئے پلاسٹر لگایا گیا ہے

مکرم رانا بشارت الرحمٰن خان صاحب اسسٹنٹ وائس پریذیڈنٹ نیشنل بینک آف پاکستان ابن مکرم صوبیدار حبیب الرحمٰن صاحب ۱۴ اپریل کی صبح کو اچانک دل کا دورہ پڑنے سے باب الابواب ربوہ میں وفات پا گئے۔ ان کی عمر ۴۸ سال تھی۔ ان کی نماز جنازہ مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے اسی روز بعد نماز عصر بیت المبارک میں پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب وکیل التعلیم نے دعا کروائی۔ موصوف مکرم رانا منیر احمد خان صاحب دار العلوم ربوہ کے داماد تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور چھ بیٹیاں شامل ہیں۔ تمام بچے ابھی زیر تعلیم ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو اپنی آغوشِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ، ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی ، ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۰ شہادت ۱۳۶۹ ہش ۔ ۱۰ اپریل ۱۹۹۰ء

شکریہ ادا کرنے کا رمضان

اس رمضان المبارک کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ (اللہ تعالےٰ ہمیشہ آپ کی مدد فرماتا رہے) نے سال تشکّر کی کامیابیوں کا شکریہ ادا کرنے کا رمضان بنا دینے کا ارشاد فرمایا ہے۔ صحیح طور پر اور دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم سال تشکّر کی کامیابیوں کو ایک ایک کر کے اپنے سامنے لائیں ان پر غور کریں اور غور کرتے ہوئے اپنے دل میں تشکّر کے جذبات پیدا کریں۔ اور اس سلسلہ میں حضور انور کے ان خطبات کا بغور مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے جو حضور نے اس سال کے دوران اور اس کے اختتام پر فرمائے تھے اور جن میں پہلے اجمالی اور پھر تفصیلی ذِکر فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے کس کس طرح جماعت پر فضل فرماتے ہوئے ہر لمحہ اور ہر قدم پر کامیابی عطا فرمائی ہے۔

ایک کامیابی جس کی طرف حضور انور نے خاص طور پر توجہ دلائی ہے وہ ہے بیعتوں کی تعداد۔ ہر احمدی کے دل کو سب سے زیادہ خوش کرنے والی بات یہ ہے کہ اس کے ذریعہ یا جماعت کے ذریعہ کسی شخص کو خدا کی طرف راہنمائی حاصل ہو جائے اور جب یہ پتہ چلے کہ اس سال جتنے لوگوں کو راہنمائی حاصل ہوئی ہے ان کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔ یعنی ایک لاکھ آٹھ ہزار افراد۔ تو بھلا وہ کون سا احمدی ہوگا جس کا دِل جذباتِ تشکّر سے بھر نہیں جائے گا اور جس کی آنکھوں میں حمد کے آنسو نہیں بھر آئیں گے۔

اس تعداد کا ایک اور پہلو بھی ہے اور وہ شائد ـــ بلکہ یقیناً ـــ اس سے بھی زیادہ اہم ہے۔ اور وہ پہلو یہ ہے کہ انسانی کوشش اپنی جگہ پر۔ یہ دراصل اس دعا کی قبولیت ہے جو حضور انور اور حضور انور کی اقتدا میں۔ ساری جماعت سال بھر کرتی رہی ہے کہ جشن تشکّر کے سال میں ایک لاکھ افراد کو جماعت کے ذریعہ اپنے خالق کی طرف رہنمائی ملنی چاہیئے۔ یہ اس دعا کی قبولیّت کا نتیجہ ہے۔ جب ہم تعداد پر غور کرتے ہیں تو یہ ہمیں خوشی فراہم کرتی ہے۔ جب ہم دعا کی قبولیّت ـــ اور اس شان کی قبولیّت ـــ پر غور کرتے ہیں تو یہ امر ہمیں اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی قدرتوں پر ایسا یقین عطا کرتا ہے جو ایمان کی منزلوں کو آسان سے آسان تر اور شیریں سے شیریں تر بنا دیتا ہے۔

آئیے اس رمضان کو شکریہ ادا کرنے کا رمضان بنا دیں۔

اے خدا ہم سب کو اپنی حمد کے قابل بنا
اپنی ذاتِ پاک کو ایمان کی منزل بنا
اپنی قدرت کے ہر اِک جلوہ کو کر جلوہ طراز
مانگتے رہنا ہماری زیست کا حاصل بنا

ابوالاقبال

مرا حال دیکھتے ہو مرا حوصلہ بھی دیکھو
مری ابتدا سے اب تک مرا فاصلہ بھی دیکھو

یہ پُرانی داستاں ہے کہ منڈیر پر دئیے تھے
جو ہَواؤں کا ہو موسم تو سیہ گھٹا بھی دیکھو

کبھی بادباں سمندر سے اُلجھ کے رہ گئے ہیں
جسے رابطہ ہو ساحل سے وہ آسرا بھی دیکھو

فقط ایک آنچ باقی ہے تو یہ بھی رہ نہ جائے
جو لبادۂ عدو میں ہو وہ رہنما بھی دیکھو

یہ تقاضۂ سفر ہے کہ ہو زادِ رہ میسّر
تہی دست ہو کے چلنے کا کبھی مزہ بھی دیکھو

مری ہر خطا پہ رکھی ہے کڑی نظر ہمیشہ
یہی آرزو ہے اب تو کہ مری سزا بھی دیکھو

کوئی لے گیا بھنور میں کوئی ساحلوں پہ لایا
مرے ناخدا کو دیکھا ہے مرا خدا بھی دیکھو

مرے نیک و بد کے شائد کئی اور زاوئیے ہوں
مجھے چُھپ کے دیکھتے ہو مجھے برملا بھی دیکھو

مری بات بات پر اب یہ زبانِ طعن کیسی
جو ہو دیکھنا میسّر تو رُخِ ہَوا بھی دیکھو

جو نسیم چل پڑے گا اسے منزلیں ملیں گی
ہے سفر کی آرزو تو کوئی راستہ بھی دیکھو

نسیم سیفی

وعدہ تحریک جدید کی مکمل ادائیگی ـــ ۲۹ رمضان المبارک کی دعاؤں میں شمولیت۔
(وکیل المال اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات
نون. سین

عرب لیگ

عرب لیگ کا قیام ۲۲ مارچ ۱۹۴۵ء کو عمل میں آیا تھا۔ چنانچہ گذشتہ روز ۲۲ مارچ کے دن عرب لیگ نے اپنی ۴۵ ویں سالگرہ منائی۔ عرب لیگ کے قیام کی غرض تمام عرب ممالک کو مختلف امور میں متحد کرنا تھا۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ عرب لیگ ایسا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ اس وقت عرب لیگ تین مختلف اتحادوں کا مجموعہ سمجھی جاتی ہے اس کی کل ممبر شپ ۲۱ ہے۔ جن میں ۱۵ ممبر تین الگ الگ تنظیموں میں بٹے ہوئے ہیں۔ گلف کوآپریشن کونسل ۶ ممبروں پر مشتمل ہے عرب کوآپریشن کونسل ۴ ممبروں پر مشتمل ہے اور عرب مغرب یونین ۵ ممبروں پر مشتمل ہے باقی ۶ ممالک ایسے ہیں جو فلسطین کے ساتھ مل کر ان تنظیموں سے الگ اپنا وجود قائم رکھے ہوئے ہیں۔ یہ تینوں اتحادی تنظیمیں اس بات کا دعوی کرتی ہیں کہ ان کا اصل مقصد تمام عرب ممالک کو متحد کرنا ہے۔ لیکن دنیا میں جو تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں ان کے پیش نظر یہ بات کوئی اتنی آسان نظر نہیں آتی۔ تینوں اتحادی تنظیمیں اس بات کی غماز ہیں کہ وہ عرب لیگ سے مطمئن نہیں ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ عرب لیگ کو اب تک جو کچھ حاصل کر لینا چاہیئے تھا وہ حاصل نہیں کیا جا سکا۔ نظریاتی اختلاف اور سیاسی منافقتات اس کے حصول میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ ایران عراق نے بھی اس سلسلے میں خاصا کردار ادا کیا ہے عرب لیگ کی راہ میں ایک بہت بڑا روڑا یہ ہے کہ اس کے تمام فیصلے اتفاق رائے سے ہونے چاہئیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ ۲۱ ریاستوں کے خیالات ہر معاملے میں ہمیشہ ایک جیسے نہیں ہو سکتے۔ اگرچہ دستور کی اس شق کو تبدیل کرنے کی خواہش تو پائی جاتی ہے لیکن اس کی راہ میں رکاوٹ یہ ہے کہ یہ صرف عرب چوٹی کانفرنس ہی کر سکتی ہے اور عرب چوٹی کانفرنس اب سے پہلے ۱۹۸۲ء میں ہوئی تھی اور اب معلوم نہیں کب ہو سکے۔ عرب لیگ کے ممبر ممالک میں ایک عرب کامن مارکٹ کی تشکیل کا خیال تو ۱۹۶۰ء سے ہی چلا آرہا ہے لیکن آج تک ایسا ہو نہیں سکا۔ گذشتہ ماہ عرب لیگ سوشل اور اکنامک کونسل کو بتایا گیا تھا کہ ۱۹۸۷ء میں عرب ممالک میں آپس میں جو تجارت ہوئی اس کی مالیت ۶،۶ ارب ڈالر تھی۔ جبکہ انہی ممالک کی غیر عرب ممالک سے تجارت کی مالیت ۹۶ ارب ڈالر تھی۔ عرب ممالک کے آپس میں جو اختلافات ہیں وہ بھی کسی نہ کسی رنگ میں اتحاد کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ مثلاً لبنان کی اس وقت جو کیفیت ہے اس سے یہ خطرہ بڑھ رہا ہے کہ لبنان کو دو لخت کرنا پڑے گا۔ اس کے بغیر سارا لبنان امن کی زندگی نہیں گزار سکتا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ حال ہی میں لیبیا اور مصر کے اختلافات ختم ہوئے اور اسی طرح شام اور مصر کے اختلافات بھی۔ لیکن شام اور عراق میں جو آپس میں ٹھنی ہوئی ہے اور جس کی اصل وجہ عرب بعث سوشلسٹ پارٹی کے دو حصوں کی آپس میں جنگ ہے اس سے عرب قوموں کا استحکام خاصا خطرے میں ہے۔

روس کے اسلامی علاقے

ڈاکٹر انعام اللہ خان سیکرٹری جنرل مؤتمر عالم اسلامی حال ہی میں ماسکو سے واپس آئے ہیں۔ آپ وہاں کانفرنس آف گلوبل فورم فار ہیومن سروائیول النسانی زندگی کی بقا کے عالمی فورم۔ میں شرکت کے لئے گئے تھے۔ گذشتہ روز بہادر یار جنگ اکیڈیمی میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ روس کے اسلامی علاقوں میں اب نئی لیڈر شپ ابھر رہی ہے اور اس لیڈر شپ کی کوششوں سے یہ بات قریب تر دکھائی دیتی ہے کہ وہاں کے مسلمان اسلامی تعلیم اور روایات کے مطابق زندگیاں بسر کر سکیں گے اور روس کی سرکاری مداخلت سے محفوظ رہیں گے اس موقعے پر ایک ریزولیوشن قرارداد کے ذریعے مقبوضہ جموں اور کشمیر کے مسلمان باشندوں پر بھارتی حکومت کے ظلم و تشدد کی مذمت کی گئی۔

چوٹی کانفرنس

گزشتہ دنوں صدر حافظ الاسد جو شام کے صدر ہیں نے کہا کہ وہ مصر، سوڈان اور لیبیا کے سربراہان سے پوری طرح متفق ہیں اور خود بھی اس بات کی اپیل کرتے ہیں کہ عرب ممالک کو متحد ہو جانا چاہیئے۔ آپ لیبیا کے شہر طبروق سے ایک چار سربراہی کانفرنس میں شرکت کے بعد واپس آئے تھے۔ اس موقعہ پر آپ نے مصر اور شام کے تعلقات بحال ہونے کے بعد مصر کے صدر سے پہلی ملاقات کی۔ آج سے ۱۲ سال پہلے دونوں ممالک نے ایک دوسرے سے تعلقات منقطع کر لئے تھے۔ کیونکہ مصر نے ایک امن تجویز پیش کی تھی جس کے نتیجے میں ۱۹۷۹ء میں اسرائیل کے ساتھ اسکا ایک معاہدہ ہو گیا تھا۔ طبروق میں حافظ الاسد اور مسٹر مبارک کے علاوہ سوڈان کے جنرل عمر حسن احمد البشیر بھی شامل تھے اور ان تینوں نے مل کر کرنل معمر قذافی کے ساتھ اہم امور پر گفتگو کی۔ یہ موقعہ طبروق ہوائی اڈہ (لیبیا) سے برطانیہ کی واپسی کی بیسویں سالگرہ تھا۔ حافظ الاسد نے کہا میں اپنے بھائیوں کے ساتھ پوری طرح متفق ہوں کہ ہمیں موجودہ حالات میں کیا کچھ کرنا چاہیئے انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں سمجھتا ہوں عرب ممالک کی تقدیر یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کے زیادہ قریب آجائیں اور مل جل کر تمام امور سرانجام دیں۔ مصر کے ذرائع ابلاغ نے طبروق کی اس میٹنگ پر تبصرہ کرتے ہوئے اسے نہائت مفید قرار دیا۔ اس موقعے پر روس سے آکر اسرائیل میں بسنے والے یہودیوں کی وجہ سے عرب ممالک کے امن خطرے کو اجاگر کیا گیا کہ ان لوگوں کے آنے سے امن مزید دور جا پڑے گا۔ شام کے اخبار الثورہ نے کہا کہ اس چوٹی میٹنگ سے یہ بھی ثابت ہو گیا ہے کہ عرب کیا سوچتے ہیں اور وہ کیا کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ دمشق کے ریڈیو نے حافظ الاسد کے متعلق کہا کہ انہوں نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہ جلد ہی نتائج پیدا کریں گے۔

دیوارِ جمہوریت

جب ۱۹۴۹ء میں چین میں کمیونسٹ حکومت قائم ہو گئی تو جنرل چیانگ کائی شیک نے اپنی حکومت کا مرکز تائیوان میں منتقل کر لیا۔ وہاں وہ ایک لمبے عرصے تک ڈکٹیٹر کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اب مشرقی یوروپ میں آزادی کی لہر آئی ہوئی ہے اور لوگ جمہوریت کے لئے جان کی بازی لگائے ہوئے ہیں تو تائیوان میں بھی اس خواہش نے بھرپور اظہار کرنے کا موقع پا لیا ہے۔ یونیورسٹیوں کے طلباء نے سروں پر زرد پٹیاں باندھ کر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہوئے جمہوریت کی دیوار کھڑی کر دی ہے۔ یہ عمل اس پارک کے باہر کیا گیا جو ملٹری کی مضبوط شخصیت چیانگ کائی شیک کی یاد میں منائی گئی تھی۔ ان لوگوں کو دیکھنے والے تقریباً ۲۰۰ افراد میں سے کچھ ان کے حامی تھے اور کچھ تعجب سے دیکھنے آئے تھے کہ عام حالات میں تو تائیوان کے طالب علم نرم دل اور نرم گفتار ہیں۔ لیکن اب وہ مظاہرہ کر رہے ہیں۔ جہاں بلیٹین چسپاں کئے جاتے ہیں وہاں انہوں نے احتجاجی عبارتوں سے بھرپور پوسٹر اور نعرے لگا دئیے ہیں۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم یہاں سیاست کی آزادی کے لئے اکٹھے ہوئے اور ہم جانتے ہیں کہ آئندہ ہونے والا انتخاب ایک کھلا عمل ہونا چاہیئے۔ یہ انتخاب ۲۱ مارچ کو ہوگا۔ اور اس کے لئے تائیوان میں سب سے پہلا پیدا ہونے والا شخص لی ٹنگ ہوئی (LEETENG HUI) اکیلا ہی امیدوار ہے۔ اگر یہ منتخب ہو گیا تو اس شخص کی یہ پہلی (فل ٹرم) پورے وقت کے لئے صدارت ہوگی۔ اگرچہ اپنی پارٹی ہی کے دوسرے افراد اس کے لئے ایک چیلنج ثابت ہو رہے ہیں۔ (یہ صاحب منتخب ہو گئے ہیں)

بھاگنے والا باپ

(مشرقی جرمنی)

مشرقی اور مغربی جرمنی میں حائل دیوار برلن کا ٹوٹنا مشرقی جرمنی کے لوگوں کیلئے بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹنے والی بات ہے۔ بے شمار لوگ مغربی جرمنی دیکھنے یا وہاں اپنے رشتہ داروں سے ملنے دوڑ پڑے بعض لوگ تو فوری طور پر واپس آگئے۔ اور بعض لوگوں نے حیلے بہانے سے وہاں زیادہ قیام کا راستہ نکال لیا۔ بظاہر یہ اتنی اچھی بات ہے کہ دیوار برلن گر گئی۔ اور لوگ ایک طرف سے دوسری طرف جانے کیلئے آزادی محسوس کرنے لگے۔ لیکن کہتے ہیں ناکہ ہر اچھی چیز کا بھی کوئی نہ کوئی برا پہلو سامنے آجاتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیوار برلن کے گرنے اور مشرقی جرمنی کے لوگوں کے مغربی جرمنی جانے کا ایک ناپسندیدہ پہلو یہ سامنے آیا کہ جو لوگ اپنی زندگی کی ذمہ داریوں سے بھاگنا چاہتے تھے وہ بھی مشرقی جرمنی سے مغربی جرمنی پہنچ گئے۔ کسی نے شام کے وقت اپنے بچے کو سلایا اور بیوی سے یہ کہہ کر کہ وہ سگریٹ لینے چلا ہے گھر سے باہر نکلا اور پھر مغربی جرمنی پہنچ گیا اور اس طرح وہ اپنے بیوی بچوں پر جو خرچ کرتا تھا اس سے آزاد ہو گیا اسی طرح بعض عورتیں بھی اپنے خاوندوں سے تنگ آکر یہی راہ اختیار کرنے پر مجبور ہو گئیں۔ خاوندوں نے بیوی چھوڑی بچے چھوڑے گھر بار چھوڑا اور مغربی جرمنی پہنچ گئے۔ عورتوں نے خاوند چھوڑے اپنے بچے چھوڑے اور یوں کہہ لیجئے کہ اپنی زندگی کا ماحول چھوڑا اور مغربی جرمنی پہنچ گئیں۔ ایسے لوگوں کو تلاش کرنے کیلئے ما[ہرین] کہتے ہیں کہ جو ادارہ کام کرتا ہے اس کے پاس ۲۵ ہزار تحریری درخواستیں موصول ہوئی ہیں یہ درخواستیں یا خاوندوں کی طرف سے ہیں یا بیویوں کی طرف سے۔ خاوند کہتے ہیں بیوی سب کچھ چھوڑ کر چلی گئی۔ بیویاں کہتی ہیں کہ خاوند سب کچھ لے کر بھاگ گئے۔ اور صرف ادائیگی کے بل گھر میں چھوڑ گئے ہیں۔ مردوں کی تعداد جو اس طرح گھر سے بھاگے ہیں اور جو مشرقی جرمنی سے مغربی جرمنی پہنچے ہیں ۲۰ ہزار بتائی جاتی ہے۔ اور یقین کیا جاتا ہے کہ یہ تعداد آہستہ آہستہ بڑھتی رہے گی۔ اسی طرح عورتیں بھی ۵ سے ۶ ہزار کی تعداد میں اپنی فیملی کو چھوڑ کر مشرقی جرمنی سے مغربی جرمنی چلی گئی ہیں۔ تلاش کرنیوالے ادارے کا نام ریڈ کراس ہے۔ ریڈ کراس کے پاس کوئی ایسی طاقت تو نہیں کہ وہ کسی کو تلاش کرلے تو واپس آنے پر مجبور کرے البتہ یہ ضرور ہے کہ وہ تلاش کرنے میں ہر ممکن مدد دیتے ہیں اور جب کوئی شخص اس طرح تلاش کر لیا جائے تو اس کے خاندان کو اطلاع دے دی جاتی ہے تاکہ اگر وہ کسی طرح اس کو واپس بلا سکتے ہیں تو بلالیں۔ زیادہ تر ایسے ہی لوگ بھاگے ہیں جو اپنی فیملی کی مالی ذمہ داریوں سے تنگ آئے ہوئے تھے۔ یا جو اپنے آپ کو اس قابل نہیں پاتے تھے کہ اپنے بیوی بچوں کے گذارے کی کوئی اطمینان بخش صورت پیدا نہیں کر سکتے تھے بعض مرد تو بچے ساتھ لے کر گئے ہیں اور ایسے بچوں کی ماؤں کیلئے دوہرا عذاب چھوڑ گئے ہیں ایک تو یہ کہ ان کا خاوند جیسا بھی برا بھلا تھا اور جو بھی گذارے کی صورت کر سکتا تھا۔ کرنے والا چلا گیا اور دوسرے ان کے بچے بھی ساتھ لے گیا۔ مائیں بچوں کے لئے بھی بے قرار ہیں اور کسی حد تک اپنے خاوندوں کے لئے بھی۔ ایک عورت کا تو یہ کہنا ہے کہ میرا خاوند ایک بچہ بھی ساتھ لے گیا اور ۴۲۶۰۰ مارکس کے قرضے بھی میرے سر چھوڑ گیا ریڈ کراس میں جو خاتون تلاش کے کام میں پیش پیش ہیں وہ کہتی ہیں کہ میں تحریری درخواستوں کو پڑھ کر یوں محسوس کرتی ہوں کہ میرا دل مسل دیا گیا ہے مجھے انتہائی تکلیف ہوتی ہے۔ بچوں کو بھی اور بچوں کی ماؤں کو بھی جو جذباتی کوفت ہوتی ہے اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ بعض بچے تو باپ کی عدم موجودگی میں اتنے خائف ہو جاتے ہیں کہ رات کے وقت بستر گیلا کرنے لگ جاتے ہیں۔ بعض بچے کھانے سے انکار کر دیتے ہیں اور ماؤں سے کہتے ہیں کہ جب تک ان کا باپ واپس نہیں آئے گا۔ وہ کچھ کھانے کیلئے تیار نہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ایسے مرد جو اپنی فیملی کو نان و نفقہ نہیں دے سکتے ان کے بھاگنے کے امکانات زیادہ ہیں۔

مشرقی اور مغربی جرمنی نے ۱۹۷۴ء میں ایک معاہدے پر دستخط کئے تھے اور وہ کسی نہ کسی رنگ میں اس طرح بھاگنے والے مردوں سے ان کی فیملی کا نان و نفقہ دلوا سکتے ہیں لیکن ایسا کرنے کے لئے جن مقدمات کی پیروی کرنی پڑتی ہے ان میں اتنا لمبا عرصہ لگ جاتا ہے کہ فیملی اپنی اُمیدوں پر پانی پھرتا دیکھ کر قدم آگے بڑھانے سے رک جاتی ہے۔ کئی ماں باپ ایسے بھی ہیں جو بچوں کو چھوڑ کر خود مغربی جرمنی چلے گئے ہیں ایسے بچے یا تو اپنے رشتہ داروں کے پاس اپنی زندگی گذار رہے ہیں یا ان کو یتیم خانوں میں رکھا گیا ہے۔ جہاں وہ دن رات اپنے والدین کو یاد کرتے اور روتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے بچے ایسے ہیں جن کے والدین کے کبھی واپس آنے کا کوئی امکان نہیں۔

محفوظ زچگی

محفوظ زچگی کے موضوع پر جنوب ایشیائی کانفرنس لاہور میں پانچ روز اپنے اجلاسات منعقد کرنے کے بعد گذشتہ بدھ کے روز ختم ہو گئی۔ اس کانفرنس کے موقع پر سات ملکوں کیلئے سہ سالہ پروگرام تیار کیا گیا تاکہ زچگی کے موقع پر اموات کو کم از کم موجودہ تعداد سے نصف کیا جا سکے اور اسمیں سماجی اداروں حکومت اور سیاست دانوں کی کوششوں کو شامل کیا جا سکے۔ آخری اجلاس میں اختتامی خطاب پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے کیا اور کانفرنس کو ۱۵ لاکھ روپے کی گرانٹ کا اعلان کرتے ہوئے اس کے اختتام کا اعلان کیا۔ ۱۵ لاکھ روپے کی گرانٹ ہر سال اس شرط پر دیئے جانے کا وعدہ کیا گیا ہے کہ اس کانفرنس کے منعقد کرنے والے بھی اتنی ہی رقم مہیا کیا کریں گے وزیر اعلیٰ موصوف نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ پاکستان میں زچگی کے موقع پر اموات کا گراف تسلی بخش نہیں ہے اور اس کی زیادہ تر وجہ یہ ہے کہ سماجی ناہمواری سب کے لئے ایک جیسے مواقع بہم نہیں پہنچاتی۔ اور اس طرح مختلف درجوں میں بٹی ہوئی عورتوں کو ساری سہولیات میسّر نہیں آتیں وزیر موصوف نے اپیل کی کہ تعلیم صحت اور سماجی بہبود کے لئے حقیقت پسندانہ پالیسیاں بننی چاہئیں اور ان تمام پالیسیوں کو اس نہج پر اختیار کیا جائے کہ شور کم ہو اور کام زیادہ۔ آپ نے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا کہ صحت کے لئے اور خاص طور پر عورتوں کی صحت کیلئے خاص انتظام ہونے چاہئیں ان انتظامات میں پیرا میڈیکل سٹاف اور ایسی غیر حکومتی تنظیمیں جو دیہات میں کام کرتی ہیں کو زیادہ دلچسپی لینی چاہیئے۔ آپ نے پنجاب کی وزارت صحت کو اس بات کی ہدایت کی کہ اس سلسلے میں پروگرام تیار کئے جائیں۔ کانفرنس کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر فریڈہ سائی نے محفوظ زچگی خاص طور پر جنوبی ایشیا میں، کی تفصیل بیان کی انہوں نے کہا کہ اس علاقے میں مختلف الخیال اور مختلف تمدنوں مختلف مذاہب مختلف زبانوں کے لوگ بستے ہیں اور ان میں ایک ہی بات کا اشتراک ہے اور وہ ہے غربت۔ انہوں نے کہا کہ یہ مسئلہ خاصا اہم ہے۔ سماجی اور اقتصادی امتیازات بھی اس پر اثر انداز ہوتے ہیں انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ساری دنیا میں ۵ لاکھ اور ان میں سے تین لاکھ جنوبی ایشیا کی عورتیں زچگی کے دوران فوت ہو جاتی ہیں۔

سکرٹری جنرل نے کہا کہ فوری طور پر ایسے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے کہ زچگی کو محفوظ بنایا جا سکے اس کے لئے ٹیکنالوجی، طبی سہولتیں اور صحیح خطوط پر سکیم بنانے اور اس پر عمل درآمد کرنے کی ضرورت ہے اور اس سارے کام کے لئے حکومتوں کے ساتھ ساتھ غیر حکومتی تنظیمیں اور عالمی ایجنسیاں بھی مصروف کار ہو جانی چاہئیں۔ لیکن سب سے پہلے اس بات کی ضرورت ہے کہ قانونی طور پر خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کو بند کیا جائے سماج اور سیاست میں بھی انہیں مردوں کے برابر گردانا جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آدھی آبادی کو نظر انداز کرنے سے انسانیت کس طرح ترقی کر سکتی ہے انٹرنیشنل پلینڈ پیرنٹ ہڈ فیڈریشن (INTERNATIONL PLANNED PARENT HOOD) کے جنرل سکرٹری جنرل ڈاکٹر ہاف ڈان ماہلر (HALF DAN MAHLER) نے پُر امید باتیں کیں ہیں۔ جب انہوں نے کہا کہ ۹۰ کا دہاکہ ساری دنیا کو قریب تر لانے کا باعث بنے گا۔ انہوں نے سب لوگوں کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی کہ ہم میں سے سب کو مل جل کر سماجی، سیاسی اور اقتصادی ہم آہنگی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔ ڈاکٹر عطیہ عنایت اللہ جو پاکستان کی اس شعبے کی شاخ کی صدر ہیں نے کانفرنس منعقد کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا اس موقع پر نیرّہ نور نے ایک ایسی نظم سنائی۔ جو اس بچی کے منہ سے کہلوائی گئی تھی جو ابھی پیدا ابھی نہیں ہوئی تھی۔ یہ تین سالہ پروگرام جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، نیپال سری لنکا، بھوٹان اور مالدیپ کیلئے اور ۲۰۰۰ء تک زچگی کے موقع پر جان سے ہاتھ دھونے والی عورتوں کی تعداد کو نصف کرنے سے متعلق ہے اس کانفرنس کے انتظام میں سات بڑی تنظیموں نے جو آبادی کے امور سے تعلق رکھتی ہیں حصہ لیا یہ تنظیمیں "دی انٹرنیشنل پلینڈ پیرنٹ ہڈ فیڈریشن" "دی ورلڈ بنک" "دی یونائیٹڈ نیشنز پاپولیشن فنڈ" "دی ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن" "دی یونائیٹڈ نیشنز چلڈرن فنڈ پاپولیشن کونسل" ہیں.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

ڈاکٹر رشید احمد صاحب

مبارکہ خاتون - سویڈن

میرے شوہر محترم ڈاکٹر رشید احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ کالمار (سویڈن)۔

۵ اپریل ۱۹۲۸ء کو پیدا ہوئے۔ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے والد صاحب مکرم صوبیدار ڈاکٹر کرم بخش صاحب حسن ابدال سے پہلے شخص ہیں جن کو احمدیت پر ایمان لانے کا شرف حاصل ہوا۔ ڈاکٹر صاحب کی والدہ محترمہ فرماتی ہیں کہ آپ بچپن ہی سے نہایت سعادتمند اور والدین کے فرمانبردار تھے۔ ابتدائی تعلیمی مدارج نہایت عمدہ طریقے سے حسن ابدال میں طے کیے۔ وہیں سے میٹرک پاس کیا۔ گارڈن کالج راولپنڈی سے بی ایس سی پاس کی اور ۱۹۵۲ء میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے ایم بی بی ایس پاس کیا۔ بعد ازاں انگلینڈ سے ٹروپیکل میڈیسن میں ڈپلومہ حاصل کیا۔

آبائی رہائش چھوڑ کر ربوہ میں مستقل رہائش اختیار کی۔ اور یہیں پرائیویٹ پریکٹس شروع کی۔ مطالعہ کا انہیں شروع سے ہی بہت شوق تھا۔ آپ میڈیکل کے علاوہ کتب حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مطالعہ بھی باقاعدگی سے کرتے تھے۔ آپ ڈاکٹر ہونے کے ساتھ ساتھ داعی الی اللہ بھی تھے۔ اور جہاں جہاں بھی انہوں نے سروس کی دعوت الی اللہ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیا۔

۱۹۷۸ء میں کراچی سے آنکھ کے علاج میں سپیشلائزیشن کی۔ جس میں محترم پروفیسر ڈاکٹر عقیل احمد صاحب کا کافی عمل دخل تھا۔ اور انہوں نے ان کا جذبہ اور لگن بڑھانے میں کلیدی کردار ادا کیا تھا۔ مریضوں کو جس ہمدردی۔ توجہ اور شفقت سے دیکھتے تھے۔ اہالیان ربوہ اور گردونواح کے لوگوں کی اکثریت کو اس کا علم ہے۔ باقاعدگی سے سب کی شفایابی کے لیے دعا کرتے تھے۔ اور انہی دعاؤں کا اثر تھا کہ خدا نے ان کے ہاتھ میں بہت شفاء رکھی تھی۔ اور بہت سے ایسے واقعات ہیں کہ لاعلاج اور زندگی سے مایوس مریضوں کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ان کے ہاتھ سے شفاء عطا فرمائی۔ یہ ان کا اخلاقِ حسنہ ہی تھا کہ جدھر بھی سروس کی سب نے تعریف ہی کی۔ کیا احمدی اور کیا غیر احمدی سب اچھے کلمات سے یاد کرتے ہیں۔

آپ بہت دیندار۔ متقی اور خدا کے خوف سے بھرا ہوا دل رکھتے تھے۔ صوم وصلوٰۃ اور تہجد کی نماز کے پابند تھے جو کہ انہوں نے عین اوائل جوانی یعنی میٹرک کی طالب علمی میں شروع کی۔ اور زندگی کے آخری دنوں تک جاری رہی۔

محترمہ اماں جی (ڈاکٹر صاحب کی والدہ) محترمہ اکثر کہا کرتی ہیں کہ یہ احمدیت کی وجہ ہے کہ ہم اپنے پورے خاندان بلکہ پورے قصبہ میں کیا تعلیمی اور کیا مالی لحاظ سے اچھے ہو گئے۔ اور یہ محض فضلِ الٰہی ہے۔ آپ نمازوں کو بڑی آہستہ آہستہ اور سنوار کر ادا کرتے۔ عجز وانکساری تعلق باللہ قابلِ رشک تھا۔ جب کبھی کوئی مشکل مرحلہ زندگی میں آیا۔ آپ فوراً خدا کے حضور سجدہ ریز ہو جاتے۔ جب پوری تسلّی ہو جاتی تب اُٹھتے۔ بعد میں پُرسکون ہو جاتے۔ انہیں عبادات کا نتیجہ تھا کہ خدا نے ان کا دل یقین کامل سے بھر دیا تھا۔ ہمیشہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کیا۔ اور خدا کا شکر ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمیشہ ہمارے کام احسن طریق پر کئے۔ جو بھی انہیں ایک دفعہ مل لیتا تھا۔ گرویدہ ہو جاتا تھا۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے برملا کہا کہ انہیں دیکھتے ہی لگتا ہے کہ یہ بہت نیک اور شریف النفس انسان ہیں۔ اور کئی تو یہاں تک کہتے ہیں کہ یہ انسان کے روپ میں فرشتہ ہیں۔

نظام امامت اور سلسلہ پر پختہ یقین و ایمان رکھتے تھے۔ دعاؤں پر بہت ایمان تھا۔ حضرت امام جماعت کی خدمت اقدس میں دعاؤں کے لیے خطوط لکھتے رہتے۔ جلسہ سالانہ کے اجلاس کی کارروائی اور حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ کے خطبات و تقاریر نہایت توجہ سے سنتے۔ گھر آکر مجھ سے اور بچوں سے بھی پوچھتے تھے۔ حضور کی خطبہ جمعہ کی کیسٹ بڑی توجہ اور اہتمام سے سنتے۔ جب خود نماز جمعہ پڑھاتے تو اکثر خطبہ جمعہ میں حضور کی طرف سے کی ہوئی تحریکوں پر عمل کرنے کی توجہ دلاتے۔

سلسلہ احمدیہ کے دوسرے عہدداروں کی دل سے تکریم کرتے۔ اور ہمیشہ ہم سب کو اطاعت و فرمانبرداری کی تلقین کرتے۔

آخری ایام میں خاص طور سے دریافت کرتے کہ حضور ایدہ اللہ کو دعا کی تحریک کی یا نہیں؟ مثبت جواب سن کر نہایت پرسکون ہو جاتے۔

ان کو جن چیزوں سے شدید نفرت تھی۔ وہ جھوٹ اور چغلخوری تھے اور اس معاملہ میں ہمیشہ بچوں کو بڑی تاکید سے کہتے تھے کہ اس لعنت سے ہمیشہ بچو۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے سامنے کوئی ایسی ویسی بات کرنے کی جرأت نہیں کرتا تھا۔

انہوں نے نہایت سادہ طبیعت پائی تھی۔ اور ہمیشہ ہی عجز وانکساری کا مظاہرہ کیا آپ صاف اور سادہ لباس پسند کرتے۔ کھانے پر کبھی یہ نہیں کہا کہ یہ چیز اچھی ہے اور یہ بُری۔ جو ملا خدا کا شکر کر کے کھالیا۔ آپ نے ہمیشہ کھانے کی ابتدا اللہ کا نام پڑھ کر کی اور خدا کی تعریف کے ساتھ کھانا ختم کیا۔ ان کی یہ عادت بچوں کی عادات میں داخل ہو گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزّت و عظمت عطا کی۔ مگر کیا مجال کہ تکبّر یا فخر پاس بھی پھٹک جائے جب تک صحت رہی مریضوں کی خدمت کے لیے مستعد رہے۔ اسی وجہ سے مریض اکثر آدھی رات کو بھی گھر آجاتے لیکن کیا مجال کہ ماتھے پر شکن تک آجائے بارہا ایسا ہوا کہ مریض کو نہایت معمولی شکایت ہوتی۔ اور رات کو جگانا غیر ضروری ہوتا۔ اس وجہ سے ہم کئی دفعہ کہتے کہ بورڈ لکھوا دیں کہ مریض رات کو نہ آئیں۔ مگر اس پر آپ کبھی راضی نہ ہوتے کہتے کہ رات کو وہی آئے گا جو تکلیف میں ہوگا۔ اگر تکلیف معمولی بھی ہے تو میرے چیک اپ کے بعد اور تسلّی دینے سے کم از کم سکون سے سو تو جائے گا۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ صبح کے انتظار میں ساری رات جاگ کر گزار دے۔

ڈاکٹر صاحب چندے بڑی باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔ وعدہ لکھوا کر ادائیگی کا فکر لاحق ہو جاتا کہ جلد از جلد ادا ہو جائے۔ مثلاً نصرت جہاں فنڈ کا وعدہ کئی سالوں میں ادا کرنا تھا۔ لیکن آپ نے وقت سے پہلے جلد از جلد ادا کر دیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) کا دستخط شدہ خط آیا تو بہت خوش ہوئے۔ خدا کی حمد کی کہ خدا تعالیٰ سے کیا ہوا وعدہ پورا ہو گیا۔ حساب کتاب کے بہت صاف ستھرے تھے۔ سلسلہ احمدیہ کی ہر تحریک پر بشاشتِ قلبی سے عمل کرتے۔ اور چندہ جات وقت پر ادا کرتے۔ آپ موصی تھے۔ جب ہم سویڈن آئے تو اُن کو جائیداد کا حصہ وصیت ادا کرنے کی بڑی فکر تھی۔ اس لیے یہ کام برادرم پروفیسر چوہدری محمد الدین صاحب انور سرگودہا کے سپرد کر کے آئے۔ خدا تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے یہ کام کمال ذمہ داری سے سرانجام دیا۔

آپ کو بزرگوں کی صحبت اور نیک مجالس میں بیٹھنے کا بہت شوق تھا۔ اتفاق سے آپ کی شادی بھی سلسلہ احمدیہ کے جاں نثار کارکن مکرم محترم چوہدری ظہور احمد صاحب (سابق آڈیٹر و ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ) کے گھر ہو گئی۔ میرے ابا جان کی صحبت میں آپ ہر روز کافی دیر بیٹھتے۔ اور اس مجلس میں عموماً دینی اور روحانی باتیں ہوتیں۔ اس طرح آپ آہستہ آہستہ ان کے رنگ میں ڈھلتے گئے۔ اور آپ کا خلوص و تعلق جماعت سے مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا گیا۔ محترم ابا جان کی تحریک پر ہی آپ نے وصیت کی۔ ہمارے پھوپھا جان محترم ڈاکٹر محمد الدین صاحب (امیر ضلع وہاڑی) کے ساتھ جلسہ سالانہ میں لمبا وقت ساتھ ساتھ گزارتے۔ اور ان کی صحبت میں بھی بہت خوش ہوتے۔ اس طرح خاندان کے دوسرے بزرگوں مثلاً مکرم حضرت مولانا نذیر احمد مبشر صاحب حضرت مولوی محمد دین صاحب سے بھی مل کر بہت پُرسکون ہوتے اور آپ کی روحانی ایمانی حالت روز بروز ارتقاء اعلیٰ مقام تک پہنچ گئی۔

آپ بہت محنتی تھے۔ اگرچہ آپ کا پیشہ تھکا دینے والا تھا۔ مگر طبیعت نہایت شگفتہ پائی۔ اور بہت زندہ دل اور خوش مزاج انسان تھے۔ اور اسی زندہ دلی کو آخری وقت تک قائم رکھا۔ حالانکہ ڈاکٹر ہونے کے ناطے انہیں اپنے مرض الموت کا پورا علم تھا۔ مگر پھر بھی ہنسی مذاق کرتے رہتے تھے۔ چونکہ خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین تھا۔ اس لیے کبھی زیادہ اثر نہ لیا۔ حالانکہ یہاں ڈاکٹر چیک اپ کے بعد اُن کے سامنے کہتے کہ آپ زیادہ دن جی نہ سکیں گے۔ مگر گھر آکر گھبرائے بغیر نہایت اطمینان اور بشاشتِ قلبی سے کہتے کہ زندگی اور موت تو خدا کے ہاتھ میں ہے۔ نہ یہ کم کر سکتے ہیں اور نہ زیادہ۔ قادر تو خدا ہے۔ اس لیے فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ اپنی کسی تکلیف کا اظہار نہیں کرتے تھے۔ کہ کہیں میں پریشان نہ ہو جاؤں۔ حالانکہ ان کو کئی تکالیف تھیں۔ مگر منہ سے اُف تک نہ کیا۔ جب بھی پوچھا کیا حال ہے؟ جواب دیا۔ ٹھیک ہے اللہ کا شکر ہے اللہ شفاء دیگا بہت ہی صابر تھے۔ ایک طویل عرصہ بیمار رہنے کے باوجود متبسم چہرہ راضی برضائے الٰہی رہے کبھی مایوسی یا گھبراہٹ کا کلمہ زبان پر نہ لائے۔ مایوسی کو گناہ سمجھتے۔ اور صاحب ایمان کی شان سے ذکرِ الٰہی میں وقت گزارتے۔ میری ۳۱ سالہ ازدواجی زندگی نہایت پرسکون اور خوشحال گزری۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے اپنے کسی قول یا فعل سے دل آزاری نہیں کی۔ ہمیشہ عزّت و احترام سے پیش آئے۔ کبھی آج تک تم نہیں کہا۔ ہمیشہ

باقی ص ۸ کالم ۳ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل

امریکہ کی منشیات کیخلاف مہم

معاشرہ سے ایک برائی ختم کرنے کے لئے کس قسم کے اقدام ہونے چاہئیں۔ اس کی ایک اعلیٰ مثال اسلام نے شراب کے سلسلہ میں دی۔ پہلے اس کے اثرات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے یہ بتلایا گیا کہ یہ ضرر رساں ہے۔ پھر ارشاد ہوا کہ نماز نہ پڑھو اگر تم اس کے زیر اثر ہو گویا کہ یہ نماز سے محرومی کا سبب بن سکتی ہے۔ اس کے بعد مکمل اجتناب کا ارشاد ہوا۔ یہ ایک تدریجی عمل تھا جس کے لئے پہلے آگاہی پھر بعض موقعوں پر اجتناب اور پھر کامل اور مکمل اجتناب کے اقدامات کئے گئے۔ مگر یہ محض اس ترکیب کا کمال نہیں تھا۔ بلکہ اس وجود کا جس نے اللہ تعالیٰ کے بتلائے ہوئے احکامات معاشرہ کے افراد تک پہنچائے۔ یہ خوفِ خدا۔ اس وجود عقیدت و احترام اور کامل اطاعت کا جذبہ تھا جس کے نتیجہ میں چند منٹوں میں شراب کے مٹکے انڈیل دئیے گئے اور شراب گلیوں میں پانی کی طرح بہنے لگی۔ اور پھر اس حکم پر مسلمان ایسے کاربند ہوئے کہ دوبارہ یاددہانی کی ضرورت پیش نہ آئی اور چشم زدن میں معاشرہ اس برائی سے پاک ہو گیا۔ آج نہ اللہ تعالیٰ کا خوف باقی ہے نہ اس معاشرہ میں کوئی ایسا وجود موجود ہے جس کے ارشادات کی وہ تعظیم کی جائے اور ایسی تعمیل جیسے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی گئی۔ اس لئے دنیا شراب میں ڈوب رہی ہے۔ نشہ آور ادویات کا شکار ہو رہی ہے۔ کئی ایسے ہیں جو اپنا سب کچھ کھو بیٹھے ہیں مگر پھر بھی ان پہ نشہ کا بھوت سوار ہے۔ افسوس تو یہ ہے کہ یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ چشم حیران ان سب نظاروں کو دیکھ رہی ہے۔ مگر مناسب اقدام نہیں کئے جا رہے۔

پاکستان نے امتناع شراب کا قانون بنا کر اسے قانونی طور پر تو بند کر دیا ہے مگر کیا واقعی یہ ختم ہو چکی ہے؟ کیا واقعی اس کا استعمال نہیں ہو رہا؟ گریباں میں جھانکیں تو جواب نفی میں ملے گا۔ فقط اتنا ہوا کہ اس کا حصول قدرے مشکل ہو گیا اور اس کی قیمت بڑھ گئی مگر آج بھی شراب کی بوتل بعض نجی محفلوں کی صدارت کر رہی ہے۔ سگریٹ کیلئے فقط اتنا کیا گیا کہ سگریٹ کی ڈبیا پہ یہ فرض عائد کر دیا گیا کہ وہ سگریٹ نوش کو اس کے مضر صحت ہونے کے متعلق آگاہ کرے مگر کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ سگریٹ نوش نے اسے درخور اعتنا نہ سمجھا۔ دوسری جانب ٹیلی ویژن آج بھی سگریٹ ساز اداروں کی پبلسٹی کر رہا ہے۔ بلکہ بڑے میچوں کو ٹی۔وی پر دکھلانے کے لئے ہم سگریٹ ساز اداروں کی سرپرستی کے مرہونِ منت ہیں۔ وہ ہماری سرپرستی کر رہے ہیں اور ہم ان کی محنت کی کمائی دھوئیں میں اڑائی جا رہی ہے اور پھیپھڑے داغدار ہو رہے ہیں۔ مگر نہ کوئی روک ہے نہ اس کے لئے کوشش۔ اسی طرح دیگر منشیات ہیں۔ مثلاً ہیروئن۔ اسکے سمگلروں کو پکڑنے کی مہم تو ضرور چل رہی ہے مگر اس کے استعمال نہ کرنے کے متعلق کوئی اقدام نہیں کئے جا رہے۔

امریکن معاشرہ کی حالت ہمارے معاشرہ سے کہیں زیادہ دگرگوں ہے۔ وہاں پر یہ بیماریاں۔ یہ وبائیں۔ یہ سرطان پھیلتے جا رہے ہیں۔ مگر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حکومت اور عوام محض خاموش تماشائی ہیں۔ اشارہ حکومت کی طرف سے یا افراد کی طرف سے کئی ادارے تعاون کرتے ہیں۔ مثلاً سب سے زیادہ چھپنے والے رسالوں نے یہ قربانی کی کہ سگریٹ کے اشتہارات (جن سے انہیں بے شمار آمدنی ہو رہی تھی) بند کر دئیے۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ اسی کے نتیجہ میں سگریٹ کا پینا بند ہو گیا۔ لیکن شاید کچھ فرق ضرور پڑا ہو۔ کیونکہ آج کی دنیا میں تجارت چمکانے کا ایک اہم گر پبلسٹی ہے اور اگر پبلسٹی کم ہو جائے تو خرید و فروخت ضرور متاثر ہوتی ہے۔ لیکن یہ بھی کوئی اتنا مثبت اور مؤثر قدم نہیں۔ مگر بہرحال ہم سے ایک قدم آگے ضرور ہے۔

امریکہ نے منشیات کے متعلق ایک مہم سکولوں میں شروع کی ہے۔ ۱۹۸۸ء میں ANTI DRUG ABUSE ACT کیا گیا۔ جس کے مطابق ہر سکول کے لئے لازم قرار دیا گیا کہ وہ منشیات کی مضرت رسانی سے آگاہی کے لئے خصوصی کورس شاملِ نصاب کرے۔ اس پر سختی سے عمل کروانے کے لئے یہ کہا گیا ہے کہ جو سکول اسی ستمبر میں شروع ہونے والے تعلیمی سال میں ایسے کورس جاری نہیں کرے گا۔ اس کی سرکاری گرانٹ بند کر دی جائیگی۔ امریکہ کا محکمہ تعلیم ان پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لئے زیادہ رقوم مختص کر رہا ہے مثلاً ۱۹۸۶ء میں ۲ ملین ڈالر اس مد کے لئے دیئے گئے جنہیں ۱۹۸۷ء میں بڑھا کر ۲۰۰ ملین کر دیا گیا۔ ۱۹۸۸ء میں اس میں مزید ۲۹ ملین ڈالر کا اضافہ کیا گیا۔ ۱۹۸۹ء میں یہ رقم ۳۵۵ ملین ڈالر کر دی گئی جب کہ اس سال اس کام کے لئے ۵۳۸ ملین ڈالر مختص کئے گئے ہیں۔ یہ روپیہ (یا ڈالر) مختلف النوع اقدام پہ خرچ ہوگا۔ مثلاً سکولوں کی گرانٹ۔ متعلقہ افراد کی ٹریننگ۔ امریکن انڈین اور ہوائی کے باشندوں کے لئے خصوصی پروگرام ترتیب دینا۔ فلم۔ کتابیں اور رسالے تیار کرنا وغیرہ۔ ان پروگراموں کے علاوہ محکمہ تعلیم ہر دو ماہ کے بعد ۳۵۰۰۰ اداروں اور افراد جن میں والدین و اساتذہ کی تنظیمیں۔ سکول۔ اور دوسرے دلچسپی لینے والے ادارے شامل ہیں، کو ایک خبرنامہ بھیجتا ہے جس میں منشیات سے متعلق کی گئی سروے رپورٹیں۔ معاشرہ کو منشیات سے پاک کرنے کے لئے نئی تجاویز اور پروگراموں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ایک کتابچہ "منشیات سے پاک سکول" (جو مختلف زبانوں میں ہے) بھی سکولوں کو بھیجا جا رہا ہے۔ تا اس سے استفادہ کیا جا سکے۔ اس کتابچہ میں نہایت واضح اور احسن انداز میں منشیات کے ضرر رساں اثرات کی نشان دہی کر کے ان سے بچنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

تو گویا اسی ضمن میں کچھ اقدام کئے جا رہے ہیں اور اس مہم کا نقطۂ مرکزی سکول ہیں۔ یہ ایک لحاظ سے مناسب قدم ہے کیونکہ ایسی سوسائٹی جس میں نوجوان پورے طور پر آزاد ہیں انہیں ڈائرکٹ اپیل کرنی ہی مناسب ہو گی۔ نیز یہ بھی ضروری ہے کہ برائی کی بیخ کنی کے لئے معاشرہ کے ان افراد پر توجہ دی جائے۔ جن پر ایک تازہ ثبت شدہ نقش حرفِ غلط کی طرح مٹایا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر اوائل عمر میں غلط قسم کی عادات راسخ ہو گئیں تو پھر ان سے چھٹکارا ملنا مشکل ہو جائے گا۔ یہ اقدام قابلِ ستائش ہیں اور ترکیب مناسب ہے۔ لیکن امریکن سوسائٹی خواہ کتنی ہی آزادی اور خودمختاری کی قائل کیوں نہ ہو۔ بہرحال گھر کا اور ماحول کا اثر ضرور ہوتا ہے اور جب تک والدین بہتر نمونہ نہ پیش کریں یا سوسائٹی کے عمائدین اچھی مثال قائم نہ کریں یہ ساری کوششیں رائیگاں جائیں گی۔ والدین پر خصوصیت سے یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ سکول میں پڑھائے جانے والے اسباق کی سچائی کا ثبوت اپنے عمل و کردار سے پیش کریں۔ بس اگر سکول، والدین اور معاشرہ مل کے ایک برائی کو ختم کرنا چاہیں تو اس میں کافی حد تک کامیابی ہو سکتی ہے۔ یہ وعظ و نصیحت صرف امریکہ کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ ہمیں بھی سوچنا چاہئیے کہ اگر ایسے فارمولا کا اطلاق ہمارے ہاں بھی ہو تو برائی سے بچا جا سکتا ہے۔ اگر بڑے اچھی مثال قائم نہیں کریں گے اور اچھا نمونہ پیش نہیں کریں گے تو معاشرہ کی کسی بھی برائی کا قلع قمع کرنا مشکل ہو جائے گا۔

پتہ درکار ہے

۱۔ مکرمہ ممتاز جہاں بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبدالقیوم خان صاحب فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور وصیت نمبر ۱۹۳۷۲۔

۲۔ مکرمہ صدیقہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم محمد صدیق صاحب وصیت نمبر ۱۷۳۸۹، نے ۱۳۰/۳ پی اے ایف کیمپ ڈرگ روڈ کراچی نمبر ۸، سے وصیت کی تھی۔ اگر کسی دوست کو انکے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو موجودہ ایڈریس سے نظارت بہشتی مقبرہ کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اطفال کا ٹورنامنٹ

مجلس اطفال الاحمدیہ قیادت ماڈل ٹاؤن نے مارچ کے پہلے ہفتے میں چار قیادتوں کے مابین ایک کرکٹ ٹورنامنٹ کروایا۔ اس میں درج ذیل قیادتوں کے اطفال شامل ہوئے۔

۱۔ ٹاؤن شپ
۲۔ ماڈل ٹاؤن
۳۔ اسلامیہ پارک
۴۔ گلبرگ

اس ٹورنامنٹ میں اوّل ٹیم ماڈل ٹاؤن کی رہی جسے ماڈل ٹاؤن طاہر کرکٹ ٹرافی دی گئی۔ عزیز فیصل احمد کیپٹن نے ٹرافی وصول کی۔

عبدالغفور جاوید
(ناظم اطفال ماڈل ٹاؤن لاہور)

ضرورت انگلش ٹیچر

"نصرت جہاں اکیڈمی میں انگریزی پڑھانے کے لئے ایک استاد کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواست اور متعلقہ دستاویزات کے ساتھ مورخہ ۱۵ اپریل تک نصرت جہاں اکیڈمی میں خاکسار سے رابطہ قائم کریں"۔

محمد خالد گورایہ
پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی

○ عزیزہ نعیمہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم محمد خان صاحب قادیانی کا نکاح مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب ولد چوہدری محمد طفیل صاحب ساکن لانڈھی کراچی کے ساتھ مبلغ بلیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم حمید اللہ صاحب مربی سلسلہ نے بمقام کوٹ غلام محمد (جیمس آباد) ضلع تھرپارکر سندھ میں ۲۳ مارچ کو پڑھا اور اسی دن رخصتانہ عمل میں آیا۔

○ مکرم میاں غلام احمد صاحب امیر جماعت وزیر آباد کے خاندان میں ۹ مارچ ۱۹۹۰ء کو مندرجہ ذیل شادیاں ہوئی ہیں۔

۱۔ ڈاکٹر سعید احمد ابن میاں غلام احمد صاحب بہمراہ حمیرا خاں صاحبہ۔

۲۔ میاں محمود احمد ابن میاں غلام احمد صاحب بہمراہ عامرہ صاحبہ۔

۳۔ میاں زاہد احمد ایڈووکیٹ ابن میاں برکت علی صاحب بہمراہ ثمینہ ڈار صاحبہ۔

۴۔ میاں شعیب احمد ابن میاں برکت علی صاحب بہمراہ شاہدہ ڈار صاحبہ۔

○ مکرم عبدالشکور خان صاحب ابن مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب آف کوٹھہ کی شادی ۱۶ فروری کو لاہور میں عزیزہ مبشرہ یاسمین صاحبہ بنت مکرم محمد یحییٰ خان صاحب کے ساتھ عمل میں آئی۔ ان کے نکاح کا اعلان اسی روز نماز جمعہ کے بعد دارالذکر لاہور میں بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر کیا گیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم ملک سعید احمد خان صاحب (لاہور) دل کا دورہ پڑنے سے مورخہ ۲ اپریل ۹۰ء ساہی وال میں اچانک وفات پاگئیں۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ آپ کے داماد اور بھانجے مکرم قاضی نثار احمد صاحب ایڈووکیٹ ساہی وال کی وفات بھی حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے ہوئی تھی۔ اسی سلسلہ میں آپ ساہی وال میں مقیم تھیں کہ ان کی بھی اچانک وفات ہو گئی۔ آپ موصیہ تھیں اگلے روز ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں ۴ اپریل کی صبح دس بجے مولانا سلطان محمود صاحب انور نے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ موصوفہ مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کی نسبتی ہمشیرہ تھیں۔ یہ وفات اس لحاظ سے بہت افسوسناک ہے کہ گذشتہ چند ماہ کے عرصہ میں اس خاندان کو پے در پے کئی صدمات سے دو چار ہونا پڑا۔ جنہیں اہل خاندان نے بڑے صبر اور استقامت سے برداشت کیا ہے۔ موصوفہ کے خاوند مکرم ملک سعید احمد خاں صاحب کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور ان صدمات کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ موصوفہ کی بلندئ درجات اور ان کے خاوند کی صحت کے لئے دعا کریں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کے جملہ لواحقین کو ہر قسم کے ابتلاؤں سے محفوظ رکھے۔

اعلان دارالقضاء

○ "مکرم جاوید برکت بھٹی صاحب آف اورئینٹ ویلوٹ ملز لمیٹڈ نیپئر روڈ لاہور نے درخواست دی ہے کہ ان کی اہلیہ مریم صدیقہ طلعت صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پاچکی ہیں۔ لہٰذا اُن کا پلاٹ ۱۵/۱۱، درخواست دہندہ کے نام منتقل کیا جائے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر قطعہ ۱۵/۱۱، محلہ دارالیمن ربوہ برقبہ دس مرلہ مریم صدیقہ طلعت صاحبہ کے خاوند جاوید برکت بھٹی صاحب (حلقہ جنرل ہسپتال لاہور) کے نام منتقل کیا جانے پر کسی وارث یا غیر وارث کو اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر قضاء میں اطلاع دے۔"

○ "قطعہ ۸/۲۵، دارالعلوم شرقی ربوہ منیر احمد صاحب فرخ پسر ڈاکٹر چوہدری عبدالاحد صاحب نزیل اسلام آباد کے نام منتقل کیا جانے پر کسی وارث یا غیر وارث کو اعتراض ہو تو دفتر قضاء میں تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔"

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

نے فرمایا کہ نوافل کے علاوہ رمضان صدقات دینے اور غرباء کی ہمدردی سکھانے کا بھی مہینہ ہے۔ یہ مضمون بدقسمتی سے مغرب میں بعض وجوہ کی بناء پر فراموش ہو جاتا ہے۔ اگر ماں باپ بچوں کو ان کی بھوک سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ یاد کرانا شروع کریں کہ خدا کے ایسے بندے بھی ہیں جو شدید بھوک اور فاقہ میں ہیں تو ان کے دل میں ہمدردی کے جذبات پیدا ہونگے پھر ان کو صدقات کی طرف متوجہ کریں اور ان سے کچھ صدقات لے کر غرباء کو دیں اس سے بچپن سے ہی ان کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت اور بنی نوع انسان سے ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوگا۔

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

آپ کہہ کر مخاطب کرتے۔ کبھی ناراض نہیں ہوئے اور ہمیشہ بلند اخلاق کا مظاہرہ کیا۔ میں نے آج تک ان کے منہ سے کسی کو گالی دیتے نہیں سنا۔ چونکہ خود بھی علم حاصل کرنے کا شوق تھا۔ اور اعلیٰ تعلیم حاصل کی سویڈن آکر بھی بہت جلد سویڈش زبان سیکھ لی۔ آخری ایام میں بھی نرسز کے ساتھ ہمیشہ ان کی زبان میں بات کرتے۔ اور ہمارے ساتھ ہماری زبان میں بات کرتے۔ آپ نے سویڈن میں مستقل رہائش کے لیے NYBRO شہر میں رہنے کا فیصلہ کیا۔ کیونکہ آپ کو یہاں کے لوگوں کے حسن اخلاق اور خوبی نے بہت متاثر کیا۔ آپ اکثر لوگوں کو گھر پر دعوت دیتے اور ساتھ ساتھ دعوت الی اللہ بھی کرتے۔ شہر کے اکثر لوگ آپ کے دوست بن گئے۔ اور آپ کا ان لوگوں سے دوستی کرنا محض دعوت الی اللہ کے مقصد سے تھا۔ سکول میں چرچ میں عام لوگوں سے سوال و جواب میں دلائل کے ساتھ لاجواب کر دیتے پریس میں بھی اثر و نفوذ تھا۔ جماعت اور سلسلہ سے بے پناہ خلوص تھا۔ آپ نے یہاں ایک سویڈش ہیڈ ماسٹر سے کافی تعلقات بڑھا لئے۔ اس کو اکثر دعوت دیتے۔ اسی دوستی میں ہی آپ نے سلسلہ کا لٹریچر سویڈش زبان میں ترجمہ کروایا۔ سویڈن میں قرآن کریم کا سویڈش زبان میں ترجمہ یہاں کی ایک احمدی سویڈش خاتون محترمہ ڈاکٹر قانتہ صادقہ نے کیا۔ اس ترجمہ کی تصحیح بڑی محنت سے اسی ہیڈ ماسٹر صاحب نے کی۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے اور احمدیت پر ایمان لانے کی توفیق عطا کرے۔ محترمہ ڈاکٹر قانتہ صادقہ کیطرف سے جونہی سپارہ قرآن پاک بذریعہ ڈاک ملتا۔ آپ اسی وقت ہیڈ ماسٹر صاحب کے گھر چل دیتے۔ ان دنوں سخت برفباری ہو رہی ہوتی۔ اور آپ پیدل ہی تقریباً آدھا کلو میٹر چل کر یہ فریضہ سرانجام دیتے اور تیس پاروں کے لیے تیس دفعہ اُن کے گھر گئے۔ جب یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچا تو بہت خوش ہوئے۔ فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ اب ہمیں سویڈش زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ ملے گا۔ جب قرآن مجید کا ترجمہ شائع ہو کر آیا تو آپ کی خوشی دیکھنے کے قابل تھی۔ اسی وقت اس کو اچھی طرح دیکھا اور پڑھا۔ اور اکثر اس دوست کے حق میں دعا کرتے کہ خدا بھلا کرے اور زندگی میں برکت دے جو ہماری مدد کرتا ہے۔

آپ کے دل میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے بے پناہ عقیدت و پیار تھا۔ ۲۸ ستمبر ۱۹۸۹ء حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کالمار تشریف لائے۔ اس وقت آپ کی صحت اجازت نہیں دیتی تھی کہ آپ زیادہ تکلیف برداشت کریں۔ اس لیے ہم نے کہا کہ آپ نہ جائیں بولے نہیں یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ پہلی دفعہ یہاں تشریف لائے ہیں۔ اور میں یہاں بستر پر آرام کروں۔ فوراً خوشی خوشی تیار ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مل کر بہت خوش ہوئے۔ اور ان کے ساتھ تصویر کھنچوائی۔ یہ ان کی حضور سے آخری ملاقات تھی۔ آپ تاحیات صدر کالمار رہے۔ باوجود بیماری کے اپنے فرائض دینی بڑی ایمانداری اور جذب سے تاحیات سرانجام دیئے۔ جملہ قارئین سے ڈاکٹر صاحب کی بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

سنہ ۱۹۱۱ء میں سب سے پہلے
حب اٹھراء کو متعارف کرانے والا
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
گوجرانوالہ فون ۲۸۴۴۷ ربوہ فون ۹۰۶
قلعہ کالروالا ملتان کراچی

حبوب مفید اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام ۱۵/- روپے
NASIR ناصر
۶۰ گرام ۴۵/- روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۹ رمضان المبارک

حصول دعا کا ایک نادر موقع

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ۲۹ رمضان المبارک کو ہر اُس دوست کا نام دعا کے لئے پیش کیا جاتا ہے ، جو اپنا وعدہ مکمل ادا کر دیتے ہیں ۔ عہدیداران سے گذارش ہے ، کہ ۲۷ رمضان المبارک بمطابق ۲۳ اپریل ۱۹۹۰ء تک فہرست دفتر ہذا میں بھجوا دیں ۔

وکیل المال اول تحریک جدید

صدقات تقدیر کو بدل دیتے ہیں

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کیلئے دعا کی تحریک

اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیئے گئے صدقات غریبوں اور ضرورت مندوں کیلئے خرچ ہوتے ہیں ۔ یہ صدقات اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کو جذب کرتے ہیں اور کسی آنے والی مصیبت کو ٹال دیتے ہیں ۔

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کے لئے اپنے صدقات ارسال فرما کر ثواب دارین حاصل کریں ۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ۔ ربوہ)

تبدیلی نام

میں نے اپنا نام جمیلہ اختر سے تبدیل کر کے امتہ الباسط رکھ لیا ہے ۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے ۔

امتہ الباسط

سابقہ جمیلہ اختر ۔ دختر چوہدری نجم الدین

۲/۱۸ دارالرحمت وسطی ربوہ

گمشدگی

ایک چھوٹا بیگ جس میں پنشن کی دو کتابیں اور کچھ ضروری کاغذات تھے مورخہ ۸ اپریل کو گولبازار اور باب الابواب کے درمیان کہیں گر گیا ہے ۔ جس صاحب کو ملے وہ مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں ۔

حکم داد ۔ مکان نمبر ۸/۴ باب الابواب

معیاری ہومیوپیتھک ....

پوٹنسیاں	مرکبات (پیٹنٹ ادویات)	مدر ٹنکچر	گولیاں	ٹکیاں	ملک شوگر

اور کتب تھوک و پرچون دستیاب ہیں

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ

فون ۷۷۱ ، ۶۰۶ ، ۶۰۷

خبریں

ملکی خبریں

○ فقہ جعفریہ کے ممتاز رہنما سیالکوٹ کے معروف عالم دین مولانا سجاد حسین کو قتل کر دیا گیا ۔ وہ سحری کے بعد فجر کی نماز کیلئے اپنے موٹر سائیکل پر جا رہے تھے کہ نامعلوم افراد نے جو ایک اور موٹر سائیکل پر سوار تھے ان پر فائرنگ کر دی اور وہ ہسپتال پہنچنے سے قبل ہی دم توڑ گئے ۔ ان کی عمر ۶۷ سال تھی ۔

○ پنجاب کے ایک حساس ادارے نے حکومت پنجاب کو رپورٹ دی ہے کہ پنجاب کے مختلف شہروں میں بم کے دھماکوں کا خطرہ ہے رپورٹ بتایا گیا ہے کہ جھنگ اور لاہور کے دھماکے ایک جیسی نوعیت کے تھے ۔

○ وزیر مملکت احمد سعید اعوان نے کہا ہے کہ پنجاب میں تحریک عدم اعتماد جلد پیش کر دی جائے گی

○ سندھ میں اعلیٰ کوالٹی کی گیس کے بڑے ذخائر دریافت ہوئے ہیں ۔ یہ گیس جیکب آباد کے قریب قادر پور کے مقام سے ملی ہے اس کنویں سے روزانہ ۱۴ ملین مکعب فٹ گیس حاصل ہو گی ۔

○ انگریزوں نے ۱۹۳۲ء میں جو تعلیمی کوڈ نافذ کیا تھا اسکو تبدیل کرنے کیلئے ایک کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے خیال ہے کہ نظر ثانی شدہ کوڈ میں اساتذہ سے بچوں کو سزا دینے کا اختیار واپس لے لیا جائے گا ۔

○ لاہور میں دن دہاڑے ایک بنک ملازم سے ۵ لاکھ روپے چھین لئے گئے ۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو عنقریب سوویت یونین کا دورہ کریں گی ۔ روس کے تعاون سے مکران ڈویژن میں میرانی ڈیم کی تعمیر کے معاہدے پر اسی ماہ دستخط ہو جائیں گے ۔

○ وفاقی حکومت نے فصل خریف کے لئے پانی کی ایڈہاک تقسیم کے مسئلے پر چاروں صوبوں کا اجلاس طلب کر لیا ہے ۔

○ وفاقی حکومت نے ٹیکسوں کے نظام اور آئی ایم ایف کے ساتھ شرائط پر نظر ثانی کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔

غیر ملکی خبریں

○ سری نگر کی تین اہم شخصیات کو کشمیری حریت پسندوں نے اغوا کر لیا ہے ان میں کشمیر یونیورسٹی کے وائس چانسلر ان کے پرائیویٹ سیکرٹری اور ایک کارخانے کے جنرل مینجر شامل ہیں ۔ حریت پسندوں نے دھمکی دی ہے کہ اگر ان کے تین ساتھیوں کو دو دن کے اندر رہا نہ کیا گیا تو وہ اغوا کنندگان کو ہلاک کر دیں گے ۔ ادھر ضلع کپواڑہ میں بھارتی فوج نے چھ حریت پسندوں کو شہید کر دیا ہے اور ۱۴ کشمیری مسلمانوں کو گرفتار کر لیا ہے ۔ ۲۰ جنوری کے بعد اب تک مارے جانے والے کشمیریوں کی تعداد ۲۵۴ ہو گئی ہے ۔ سری نگر کے اقبال پارک میں دستکاری کی تین منزلہ عمارت کو بھی آگ لگا دی گئی ۔

○ بھارتی گجرات میں مسلم کش فسادات کے دوران ۲۰ مسلمان شہید کر دیئے گئے ہندوؤں نے مسلمانوں کی املاک بھی لوٹ لیں

○ نیپال کے دارالحکومت کھٹمنڈو میں ۲ لاکھ افراد نے جمہوریت کے حق میں مظاہرہ کیا ۔ مظاہرین پر پولیس کی اندھا دھند فائرنگ کے نتیجے میں کم از کم ۵۰ ۔ افراد ہلاک ہو گئے جبکہ ۲۰۰ زخمی ہوئے ۔

○ نیپال کے شاہ بریندرا نے تین ماہ قبل مقرر ہونے والے وزیر اعظم اور ان کی کابینہ کو برطرف کر کے نئے وزیر اعظم کو اپوزیشن سے مذاکرات کرنے کا اختیار دے دیا ہے ۔

پتہ